خواہی اور معاشرتی سطح کی رعایت فرماتے تھے اور ہمیشہ مخاطبین کی ذہنی سطح کے مطابق گفتگو فرماتے تھے تا کہ اگلا بندہ آپ ﷺ کی بات کو احسن طریقے سے سمجھ جائیں اور اس کی دل آزاری بھی نہ ہو۔

۴۔ نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں آپ اپنے اندازِ گفتگو میں کیسی تبدیلیاں لا سکتے ہیں؟

جواب: نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ہم آپ ﷺ کے اندازِ گفتگو کو اپناتے ہوئے اپنے گفتگو کے انداز میں بہت سی تبدیلیاں لا سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر اپنے لہجے کی کرختی کو دور کر کے نرمی اور مسکراہٹ، طنزیہ گفتگو کو چھوڑ کر خیر خواہی اور محبت کے جذبات پیدا کر کے خوش اخلاقی، خیر خواہی اور اپنی گفتگو میں متانت و سنجیدگی اور وقار کو برقرار رکھتے ہوئے فحش گوئی اور غیر ضروری گفتگو سے بچ سکتے ہیں اور آپ ﷺ کے اندازِ گفتگو کو سیکھ کر آپس میں امن و محبت کی فضا قائم کر سکتے ہیں جس سے باہمی رنجشوں اور الجھنوں سے محفوظ رہ سکیں گے۔

اضافی سوالات

۱۔ گفتگو سے کیا مراد ہے؟

جواب: آپس کی بول چال اور بات چیت کو گفتگو کہتے ہیں۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کس قسم کی گفتگو پسند فرماتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ بھی شائستہ اور خوبصورت گفتگو کو پسند فرماتے ہیں اور ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ گدھے جیسی آوازیں نہ نکالو اور ایک دوسرے کو اچھے اور خوبصورت ناموں سے پکارو۔

۳۔ اچھی گفتگو کے کیا فوائد ہیں؟

جواب: اچھی گفتگو سے ہمارے معاشرے اور ہماری زندگیوں پر مثبت اور خوبصورت اثرات مرتب ہوتے ہیں اور امن و امان کی فضا قائم ہوتی ہے۔

باب چہارم

اخلاق و آداب

میانہ روی

مشق

سوال نمبر۱: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ میانہ روی سے مراد ہے:

(الف) بخل کرنا (ب) اسراف کرنا

(ج) ✓ اعتدال کرنا (د) افراط و تفریط کرنا

۲۔ قرآن مجید میں اونچی آواز میں بات کرنے کو کس کی آواز سے تشبیہ دی گئی ہے؟

(الف) ✓ گدھا (ب) گھوڑا

(ج) ہاتھی (د) اونٹ

۳۔ قرآن مجید میں نیک لوگوں کی صفت بیان کی گئی ہے:

(الف) افراط و تفریط کرنا (ب) اسراف کرنا

(ج) بخل کرنا

(د) ✓ اعتدال سے خرچ کرنا

۴۔ افراط کا معنی ہے:

(الف) بہت کم **(ب) ✓ حد سے زیادہ**

(ج) مناسب (د) قلیل

۵۔ قرآن مجید میں امت مسلمہ کو قرار دیا گیا ہے:

(الف) اُمتِ افراط **(ب) ✓ اُمتِ وسط**

(ج) اُمت مؤخر (د) اُمتِ تفریط

www.downloadclassnotes.com

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ میانہ روی کا معنی و مفہوم بیان کریں۔

جواب: میانہ روی دو فارسی الفاظ میانہ اور روی کا مرکب ہے۔ میانہ کے معنی درمیان اور روی کا مطلب ہے چلنا میانہ روی کا مطلب ہے درمیانی راہ پر چلنا۔

۲۔ اسلام نے افراط و تفریط سے بچنے کے لیے کون سا راستہ دکھایا ہے؟

جواب: اسلام نے افراط و تفریط سے بچنے کے لیے میانہ روی کا راستہ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔

۳۔ اسلام نے آواز میں میانہ روی اختیار کرنے کا کیوں حکم دیا ہے؟

جواب: تا کہ ہم پریشانی کا شکار نہ ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: اور اپنے چلنے میں میانہ روی اختیار کرنا اور اپنی آواز کو نیچی رکھنا یقیناً آوازوں میں سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔

۴۔ روزمرہ زندگی سے میانہ روی کی دو مثالیں لکھیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے روزمرہ زندگی کے تمام معاملات میں میانہ روی کی ترغیب دی ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: ہم نے تمہیں معتدل امت بنایا۔ (البقرہ:143)

(ii) اور اپنی گفتگو میں میانہ روی اختیار کرو نہ تو لمبی لمبی گفتگو کرو اور نہ بالکل مختصر۔

۵۔ آج کے دور میں ہم میانہ روی کیسے اختیار کر سکتے ہیں؟

جواب: آج کے دور میں ہم اپنی دینی و دنیاوی زندگی میں میانہ روی کی راہ اختیار کر کے بہت ساری مشکلات اور پریشانیوں سے بچ سکتے ہیں۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرتے ہوئے دینی اور دنیاوی معاملات میں میانہ روی کو عملی زندگی میں اپنا کر فائدہ اٹھا سکیں۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

۱۔ قرآن مجید اور حدیث نبوی ﷺ کی روشنی میں میانہ روی کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: اسلامی تہذیب کی امتیازی خوبی یہ ہے کہ زندگی کی انتہاؤں کے درمیان ایک حسین توازن اور اعتدال پایا جاتا ہے۔ انسانی زندگی میں اعتدال صرف الہامی ہدایت کے ذریعے ممکن ہے۔ اسلام نے دین و دنیا فرد اور معاشرہ، روح اور جسم کے درمیان توازن قائم کیا ہے اور افراط و تفریط کو ختم کیا ہے۔ چنانچہ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"میانہ روی والا طریقہ لازم پکڑو۔ اعتدال والے انداز کا اہتمام کرو۔" (مسند احمد:8921)

نبی کریم ﷺ نے ہی فرمایا کہ میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں۔

اس طرح دین اسلام نے انفرادی اور اجتماعی زندگی میں بہترین توازن قائم کیا۔ ایک فرد کی نشوونما کا پورا ساز و سامان کیا تو دوسری طرف سے اجتماعی ذمہ داری کے نظام میں منظم کیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ: اور ہم نے تمہیں معتدل امت بنایا۔ (البقرہ)

اہل بیتؓ اور صحابہ کرامؓ براہ راست آپ ﷺ سے

www.downloadclassnotes.com

تربیت یافتہ تھے ان کی زندگیاں بھی میانہ روی کی عمدہ مثالیں ہیں۔ اس لیے اسلام کی رُو سے جس نے میانہ روی اختیار کی وہ کبھی تنگ دست نہیں ہوا۔

۲۔ حضور اکرم ﷺ نے میانہ روی کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کیا تعلیم دی کوئی مثال دے کر واضح کریں۔

جواب: آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ اور اپنے اہل بیتؓ کو بھی ہمیشہ میانہ روی کی تعلیم دی اور اُسی نہج پر ان کی تربیت کی۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عبادت کے حوالے سے آپس میں مشورہ کیا ہے۔ ایک نے عہد کیا ہے کہ میں ہمیشہ ساری رات نماز پڑھا کروں گا۔ دوسرے نے کہا کہ ہمیشہ میں روزے رکھوں گا اور تیسرے نے کہا کہ میں کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر انہیں اپنی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی قسم میں تم سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں اور سب سے زیادہ خوف رکھنے والا ہوں لیکن میں (نفلی) روزے رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ رات کو نماز بھی پڑھتا ہوں اور دیگر گھریلو اور معاشرتی ذمہ داریاں بھی پوری کرتا ہوں یہ سارے کام میری سنت ہیں لہٰذا انہیں ترک نہ کرو۔"

۳۔ میانہ روی کے معاشی اور معاشرتی فوائد لکھیں۔

جواب: میانہ روی کے بہت زیادہ معاشرتی اور معاشی فوائد ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

(i) میانہ روی اختیار کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

(ii) انسان تنگ دستی اور محتاجی سے بچ جاتا ہے۔

(iii) میانہ روی سے تمام اعمال میں اور معاملات میں توازن برقرار رہتا ہے۔

(iv) انسان میانہ روی سے ہر معاملے میں انسان افراط و تفریط سے بچ سکتا ہے۔

(v) میانہ روی اختیار کرنے سے انسان بخل اور اسراف سے بچ سکتا ہے۔

اگر ہم میانہ روی کو زندگی کے ہر معاملہ میں اپنالیں تو بے پناہ پریشانیوں سے بچ سکتے ہیں۔

۴۔ میانہ روی اختیار نہ کرنے سے کیا کیا معاشی اور معاشرتی مسائل پیدا ہو سکتے ہیں؟

جواب: اسلام کی رُو سے میانہ روی اختیار نہ کرنے سے ہم مختلف معاشی اور معاشرتی مسائل سے دو چار ہو سکتے ہیں اور معاشرے میں عدم توازن پیدا ہو سکتا ہے۔

جس معاشرے میں میانہ روی کی فضا نہ قائم ہو وہ افراط و تفریط کا شکار ہو سکتا ہے۔ اسلام سے قبل لوگ افراط و تفریط میں مبتلا تھے مثلاً کچھ لوگ اپنی مذہبی عبادات میں اس قدر مشغول ہوتے تھے کہ دنیاوی معاملات کو اپنے اوپر حرام کر لیتے تھے اور کچھ لوگوں نے دین و مذہب سے مکمل کنارہ کشی اختیار کر لی تھی۔ میانہ روی اختیار نہ کرنے سے ہم کشمکش اور لڑائی جھگڑے کا شکار ہو سکتے ہیں اور معاشرے کا امن و امان خراب ہو سکتا ہے۔ اس لیے زندگی کے ہر معاملے میں میانہ روی اختیار کرنا ضروری ہے۔

سرگرمی برائے طلبہ:

☆ اپنے اردگرد سے شادی بیاہ، کھیل کود یا دیگر روزمرہ امور و معاملات سے دس ایسی چیزوں کی فہرست بنائیں جہاں لوگوں کو میانہ روی اختیار کرنا چاہیے۔

جواب: دس چیزوں کی فہرست جہاں لوگوں کو میانہ روی اختیار کرنی چاہیے:

-1 اٹھنے بیٹھنے میں، سونے جاگنے میں

www.downloadclassnotes.com

-2 ٹی وی دیکھنے اور عبادت کرنے میں

-3 شادی بیاہ کی تقریبات میں

-4 غم اور خوشی کی رسومات میں

-5 عرس اور میلوں میں

-6 عید اور تہواروں میں

-7 معاشرتی اور معاشی معاملات میں

-8 کسی کی ضیافت کرتے وقت

-9 سالگرہ یا دوسری تقریبات میں

-10 کھیل کود اور پڑھائی کے معاملات میں

سخاوت و ایثار

مشق

سوال نمبر۱: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ سخاوت کے لغوی معنی ہیں:

(الف) فائدہ دینا (ب) ترجیح دینا

(ج) ✓ **عطا کر دینا** (د) قرض دینا

۲۔ ایثار کا مترادف ہے:

(الف) ہمدردی (ب) سخاوت

(ج) ✓ **قربانی** (د) صدقہ

۳۔ قرآن مجید میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایثار کی تعریف کس سورۃ میں کی گئی ہے:

(الف) الحجرات میں (ب) ✓ **الحشر میں**

(ج) الحدید میں (د) الدہر میں

۴۔ جنگ یرموک میں حضرت ابوجندل بن حذیفہؓ میدان میں تلاش کر رہے تھے:

(الف) اپنے بیٹے کو (ب) ✓ **اپنے بھائی کو**

(ج) اپنے بھانجے کو (د) اپنے بھتیجے کو

۵۔ سیلاب یا زلزلہ زدگان کے لیے رہائش کا انتظام کرنا ہے:

(الف) ✓ **قلمی ایثار** (ب) مالی ایثار

(ج) بدنی ایثار (د) علمی ایثار

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ **سخاوت و ایثار کا معنی و مفہوم بیان کریں۔**

جواب: سخاوت عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے معنی ہیں دے دینا یا عطا کرنا۔

ایثار کے لغوی معنی ہیں "ترجیح دینا اور فوقیت دینا" ہے۔ اسلامی اصطلاح میں اس کا مفہوم ہے کہ دوسروں کی ضروریات اور مفاد کو اپنی ضروریات و مفاد پر ترجیح دینا ہے اور محض اللہ کی رضا کے لیے اپنا مال کسی کو دینا اور صلے کی تمنا نہ رکھنا سخاوت و ایثار کہلاتا ہے۔

۲۔ **بخل سے کیا مراد ہے؟**

جواب: اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو اپنے اہل و عیال اور دوسروں کی جائز ضروریات کے لیے خرچ نہ کرنا بخل اور کنجوسی کہلاتا ہے۔

۳۔ **سخاوت و ایثار کے حوالے سے ایک قرآنی آیت کا ترجمہ لکھیں۔**

جواب: ترجمہ: اور وہ اپنے آپ پر (انہیں) ترجیح دیتے ہیں اگر چہ خود انہیں شدید حاجت ہو۔ (الحشر:9)

۴۔ **بخیل پر اللہ کی لعنت کیوں کی گئی ہے؟**

جواب: اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کو جائز طریقے سے خرچ نہ کرنا بخل کہلاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بخل کرنے والے لوگ سخت ناپسند ہیں اور بخل اس قدر بری عادت ہے کہ بخیل پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کی گئی ہے۔

۵۔ آپ اپنی عملی زندگی میں ایثار کا مظاہرہ کیسے کر سکتے ہیں؟

جواب: ہم اپنی عملی زندگی میں مختلف طریقوں سے دوسروں کے ساتھ سخاوت وایثار کا مظاہرہ کر سکتے ہیں مثلاً رک کر کسی کو سڑک پار کروانا یا لوگوں کو اچھے اخلاق سکھانا بھی سخاوت و ایثار کے زمرے میں آتا ہے۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

۱۔ قرآن وحدیث اور اسوۂ حسنہ کی روشنی میں، سخاوت وایثار کی اہمیت لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اپنی تعلیمات میں ایمان کے بعد جن چیزوں پر بہت زور دیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اخلاق حسنہ اختیار کرے اور برے اخلاق سے بچے۔ انہی اخلاق حسنہ میں ایک صفت سخاوت بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی راضی اور خوش ہوتے ہیں اور ہمارے مال میں بھی برکت ہوتی ہے۔ جس سے مال بڑھ جاتا ہے۔ قرآن مجید میں متقین کی نشانی بیان کرتے ہوئے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے، اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ (البقرہ:3)

سورہ الحشر میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور وہ اپنے آپ پر (انہیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انہیں شدید حاجت ہو۔ (الحشر:9)

ان آیات میں واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خرچ کرنے کا حکم دیتا ہے اور ساتھ خوشخبری بھی دیتا ہے کہ ان کو دنیا میں بھی دگنا کر کے لوٹایا جائے گا اور آخرت میں بھی اس کے بدلے اجر ملے گا۔

سخاوت کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''خیرات مت روکنا ورنہ تمہارا رزق بھی روکا جائے گا۔''

(صحیح بخاری)

حضور ﷺ نے نہ صرف ذاتی طور پر ایثار اور قربانی کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں بلکہ ایک ایسا معاشرہ قائم کیا جس میں لوگ بڑھ چڑھ کر ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔

۲۔ اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی سے سخاوت وایثار کا ایک ایک واقعہ لکھیں۔

جواب: واقعہ نمبر 1: ایک بار آپ خاتم النبیین ﷺ نماز عصر کے بعد خلاف معمول گھر تشریف لے گئے اور فوراً ہی باہر تشریف لے آئے۔ اصحابؓ کو تعجب ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھ کو نماز میں خیال آیا کہ کچھ سونا گھر میں پڑا رہ گیا ہے مجھے خیال ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ رات ہو جائے اور وہ گھر میں پڑا رہ جائے اسی لیے جا کر اس خیرات کر دینے کو کہہ آیا۔ (صحیح بخاری)

واقعہ نمبر2:۔ بیت المقدس کی آزادی کے وقت جب حضرت عمرؓ کو وہاں بلایا گیا تو بیت المقدس میں داخل ہوتے وقت دنیا نے عجیب منظر دیکھا کہ خلیفہ وقت ایک سواری ہونے کی وجہ سے اپنی باری پر پیدل چل رہے ہیں اور غلام اونٹ پر سوار ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے دو سوٹ خریدے اور درزی کے پاس سلوانے لگے گئے وہاں جا کر عمدہ کپڑے کا لباس سلوانے لے گئے وہاں جا کر عمدہ کپڑے کا لباس اپنے غلام کے لیے بنوایا اور کم قیمت کا اپنے لیے حالانکہ آپؓ اس وقت امیر المومنین تھے اس

واقعہ سے بخوبی اندازہ ہوتا ہے نبی پاک ﷺ کے تربیت یافتہ لوگ بھی سخاوت واخلاص کا پیکر تھے۔

۳۔ دنیا و آخرت میں سخاوت و ایثار کے فوائد اور بخل کے نقصانات بیان کریں۔

جواب: سخاوت کے فوائد:۔

i) سخاوت کے ذریعے سے غریبوں اور محتاجوں اور بے کسوں کی مدد کی جاتی ہے۔

ii) اس سے معاشرے میں امن وسلامتی قائم ہوتی ہے۔

iii) اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور مال کی محبت کم ہوتی ہے۔

iv) سخاوت اللہ کی رضا کا سبب ہے اور سخی کو جنت نصیب ہوتی ہے۔

بخل کے نقصانات:۔

i) بخیل سے لوگ نفرت کرتے ہیں۔

ii) بخیل کا اللہ تعالیٰ پر یقین کمزور ہو جاتا ہے۔

iii) بخیل کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

سرگرمی برائے اساتذہ:

☆ **طلبہ کی مزید رہنمائی کریں وہ کیسے اپنی عملی زندگی میں دوسروں کے لیے سخاوت وایثار کر کے اور بخل سے بچ کر اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں۔**

جواب: انسانیت کے بغیر کسی تعلق اور مفاد کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے مدد کرنا رفاہ عامہ کہلاتا ہے۔ مثلاً مخیر افراد کے گروہ کا مل کر کوئی رفاہی تربیتی سینٹر قائم کرنا، مستحق خواتین کو کوئی ہنر سکھانا، رفاہی ہسپتال قائم کرنا، گلی محلے میں پانی کا کولر لگوانا وغیرہ شامل ہے۔

اضافی سوالات

۱۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمانؓ نے کتنا مال پیش کیا؟

جواب: حضرت عثمان غنیؓ نے نوسو اونٹ، ساڑھے انتیس کلو چاندی اور ایک ہزار دینار اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے۔

۲۔ بادشاہوں اور حکمرانوں کی طرف سے بھیجے گئے تحائف کا آپ ﷺ کیا کرتے؟

جواب: مختلف بادشاہوں اور حکمرانوں کی طرف سے دیئے گئے تحائف کو آپ ﷺ غریبوں اور مستحقین میں فوراً تقسیم کر دیتے تھے۔

تعلیم اور تعلم کے آداب

مشق

سوال نمبر۱: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ اسلام نے علم حاصل کرنا فرض کیا ہے:

(الف) عورت پر (ب) مرد پر
(ج) بچوں پر (د) ✓ سب مسلمانوں پر

۲۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کس چیز کے اضافے کی دعا کا حکم دیا:

(الف) مال (ب) دولت
(ج) ✓ علم (د) عمل

۳۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے سمجھ عطا فرما دیتا ہے:

(الف) تحقیق کی (ب) ✓ دین کی
(ج) مشاہدے کی (د) دُنیا کی

www.downloadclassnotes.com

۴۔ کس غزوہ میں قیدیوں کے لیے مسلمانوں کو پڑھانے کے لیے فدیہ کی شرط رکھی گئی؟

(الف) غزوہ احد (ب) غزوہ خندق

(ج) ✓ غزوہ بدر (د) غزوہ تبوک

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

۱۔ تعلیم و تعلم کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: تعلیم علم سے ہے۔ جس کے لفظی معنی جاننا کے ہیں۔ اللہ کی بنائی ہوئی کائنات کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کرنا علم کہلاتا ہے اور سکھانے کا عمل تعلم یعنی سیکھنے اور سکھانے کا عمل معلم تعلیم دینے والا اور تعلم سیکھنے والا۔

۲۔ رسول ﷺ پر جو پہلی وحی نازل کی گئی اس میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس چیز کی ترغیب دلائی ہے؟

جواب: نبی کریم ﷺ پر جو پہلی وحی نازل ہوئی اُس میں انسان کو علم حاصل کرنے کی تربیت دی گئی۔

۳۔ علم کے متعلق اسلام میں کیا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: اسلام میں حصول علم کو لازمی قرار دیا گیا۔ نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

۴۔ علم کو صدقہ جاریہ کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: کیونکہ یہ ایک ایسا عمل ہے جو کہ جاری رہتا ہے۔ ایک چراغ سے دوسرا دوسرے سے تیسرا کا سلسلہ جاری و ساری رہنے کی وجہ سے علم کو صدقہ جاریہ کہا گیا ہے۔

۵۔ ایک طالب علم کی حیثیت سے آپ تعلیم و تعلم کے آداب کا خیال کیسے رکھیں گے؟

جواب: بحیثیت طالب علم ہم نہ صرف خود نیک نیتی اور ایمانداری سے علم حاصل کریں گے بلکہ اپنے سکھانے والے معلم کو بھی عزت و احترام دیں گے اور تعلیم و تعلم کے ماحول کو صاف شفاف رکھیں گے۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

۱۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں تعلیم و تعلم کی اہمیت بیان کریں۔

جواب: علم کے معنی ہیں جاننا اور علم ایک لازوال دولت ہے۔ ایک ایسا علم جس کو سیکھ کر آپ کو دین و دنیا کی بھلائیاں نصیب ہوں۔ علم دین کے مفہوم میں آتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دین کا علم عطا کرتا ہے۔ اور بے شک علم ہمیشہ نیک اور پاک طینت دلوں پر اترتا ہے۔ علم حاصل کرنے اور دینے والوں دونوں کی اسلام میں بہت فضیلت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: آپ ﷺ اپنے رب کے نام سے پڑھیں نے سب کو پیدا فرمایا۔ آپ ﷺ پڑھیے اور آپ ﷺ کا رب کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے علم سکھایا۔ (جس نے) انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔ (سورہ العلق: 1-5)

اسلام میں اسی لیے حصول علم کو لازمی فریضہ قرار دیا گیا نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے:

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔
(سنن ابن ماجہ:224)
اس سے ثابت ہوا کہ بے شک قرآن و حدیث میں تعلیم و تعلم کی بہت اہمیت ہے۔

۲۔ اسلام کا دینی و دنیوی علم کے بارے میں کیا تصور ہے؟ آج کے دور میں اس کا اطلاق کیسے ہو سکتا ہے۔

جواب: اسلام دنیا و آخرت کو ایک دوسرے سے الگ کر کے نہیں دیکھتا۔ اس کے نزدیک دینی و دنیاوی علوم کی بھی اس میں کوئی سخت قسم کی تقسیم نہیں ہے سوائے اس کے فرض عین کی بنیادی ضرورتیں ہیں۔ ہر وہ کام جس سے انسان دوسروں کی خدمت کر سکتا ہے اور اپنے لیے حلال رزق کما سکتا ہے وہ دین کے نزدیک درست اور جائز ہے۔ اسلام نے حقوق اللہ کی ادائیگی کے لیے قرآن و حدیث سے رہنمائی لینے کی تعلیم دی ہے اور ساتھ ہی ایسے علوم اور مہارتوں کے حصول کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ آج کل کے دور میں اس کا اطلاق اس صورت میں ممکن ہے کہ طلبا کی اس نہج پر تعلیم و تربیت کی جائے کہ وہ دین کے ساتھ ساتھ دنیا کے علوم و فنون میں مہارت حاصل کر کے اپنے معاشرے کو بھرپور اسلامی معاشرے کے ساتھ ساتھ جدید تقاضوں کا بھی مقابلہ کر سکیں۔

۳۔ تعلیم و تعلم کے آداب بیان کریں۔

جواب: تعلیم و تعلم کے درج ذیل آداب ہیں:

☆ اس سے کوئی دنیاوی غرض پیش نظر نہ ہو۔
☆ اس کے حصول کے وقت ماحول پاکیزہ ہونا چاہیے۔
☆ معلم کے سامنے باادب رہا جائے کیونکہ علم مؤدب قلوب و اذہان پر اترتا ہے۔
☆ استاد کی معاشی ضروریات پوری کی جائیں۔
☆ تعلیم و تعلم کے میدان میں نئی جدت سے نئے مسائل کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے۔
☆ ادب کا تقاضا یہ بھی ہے کہ علم کے حصول میں استعمال ہونے والے تمام وسائل جیسے کتابیں اور دیگر سامان کی حفاظت کی جائے۔
☆ معلم کے ساتھ ساتھ طالب علم کا ہر طرح سے خیال رکھا جائے۔

سرگرمی برائے طلبہ:

☆ اچھے طالب علم کے اوصاف کی فہرست مرتب کریں۔

جواب: اچھے طالب علم کے اوصاف:۔

ایک اچھا طالب علم درج ذیل خصوصیات کا حامل ہوتا ہے:

-1 وہ وقت کا پابند ہوتا ہے۔
-2 وہ فضول خرچ نہیں ہوتا۔
-3 اپنے اساتذہ کا احترام کرتا ہے۔
-4 نماز کا پابند ہوتا ہے۔
-5 ہمیشہ سچ بولتا ہے۔
-6 لڑائی جھگڑے سے اجتناب کرتا ہے۔
-7 اپنے سے کمزور طلبہ کی ہمیشہ مدد کرتا ہے۔

اضافی سوالات

۱۔ اساتذہ کے حقوق میں کون سے بنیادی حقوق شامل ہیں؟

جواب: اطاعت و فرمانبرداری استاد کا اولین حق ہے۔ شاگرد کا فرض ہے کہ وہ اپنے استاد کے سامنے سر تسلیم خم رکھے اور اس کے حکم سے سرتابی نہ کرے۔

۲۔ شاگرد کا بنیادی حق کونسا ہے؟

جواب: ایک استاد کو اپنے شاگردوں کے لیے مشفق اور مہربان ہونا

لازم ہے۔ اسے شاگردوں کو اپنی اولاد کی طرح عزیز رکھنا چاہیے۔ کیونکہ استاد مہربان ہوگا تو شاگرد بھی اس کی عزت وتحریم کریں گے۔

ریاکاری اور نمود ونمائش

مشق

سوال نمبرا: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

ا۔ ریا کس کی ضد ہے:

(الف) دکھاوے کی (ب) نمود ونمائش کی

(ج) تکبر کی (د) ✓ اخلاص کی

۲۔ وہ کام جو لوگوں سے اچھا کہلوانے اور شہرت حاصل کرنے کے لیے کیے جائیں انہیں کہتے ہیں:

(الف) غیبت (ب) چغلی

(ج) سُمعہ (د) ✓ ریاکاری

۳۔ فرمان رسول ﷺ کے مطابق ریاکاری اس لیے شرک ہے کہ:

(الف) انسان کے دل میں تکبر پیدا ہوتا ہے

(ب) انسان دوسروں کو کم تر سمجھنے لگتا ہے

(ج) ✓ اللہ تعالیٰ کی بجائے لوگوں کی خوشی چاہنے والا بن جاتا ہے۔

(د) اللہ تعالیٰ کو بھول جاتا ہے۔

۴۔ کون سے صحابی آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ "مجھے اپنی امت پر شرک اور چھپی خواہشات کا خوف ہے۔" یاد کر کے روئے:

(الف) حضرت ابوبکرؓ

(ب) ✓ حضرت شداد بن اوسؓ

(ج) حضرت ابوذرؓ (د) حضرت ابوہریرہؓ

مختصر سوالات

سوال نمبر۲: درج ذیل سوالات کے مختصر جواب تحریر کریں۔

ا۔ **ریاکاری کا مفہوم لکھیں۔**

جواب: ریا کے معنی دکھاوا اور ظاہرداری کے ہیں یعنی محض لوگوں کو دکھلانے کے لیے کوئی عمل کیا جائے تاکہ لوگوں کے دل میں اسکی قدر ومنزلت بڑھ جائے۔

۲۔ **ہمارے معاشرے میں ریاکاری کی پائی جانے والی کم از کم چار صورتوں کی نشان دہی کریں؟**

جواب: سارے معاشرے میں لوگ عموماً صدقہ، خیرات مختلف تقاریب، قربانی اور رفاعی کاموں میں ریاکاری سے کام لیتے ہیں۔

۳۔ **نیک کام دوسروں کو دکھا کر کرنا کس صورت میں جائز سمجھا جائے گا؟**

جواب: یہ اُس صورت میں جائز ہیں کہ لوگ آپ کو نیک کام کرتا دیکھیں اور ان کے دل میں نیک اعمال پیدا ہونے کی ترغیب ملے اور اس انسان کی سوچ مثبت اور نیت صاف ہونی چاہیے۔

۴۔ **اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زندگیوں میں خلوص کس طرح شامل تھا؟**

جواب: اہل بیت اطہار اور صحابہ کرامؓ خلوص کے پیکر تھے اُن کی مقدس زندگیوں کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا تھا اور خلوص نیت تھا۔

۵۔ عملی زندگی میں کن کن معاملات میں ریاکاری آ جانے کا ڈر ہوتا ہے؟

جواب: ہماری زندگی میں بہت سے مواقع آتے ہیں جن میں انسان ریاکاری کا شکار ہوسکتا ہے مثلاً حج کرنا، زکوۃ دینا، بیمار کی عیادت، ولیمہ کی تقریب وغیرہ۔

تفصیلی سوالات

سوال نمبر۳: درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

ا۔ ریاکاری کی مذمت قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کریں۔

جواب: ریاکاری ایک ایسا فعل ہے جو نیک اعمال کو ضائع کر دیتا ہے یا یوں کہہ لیں کہ ان کی ساری مشیت اللہ تعالیٰ کی نظر میں ختم کر دیتا ہے۔ ریاکار تو اپنی طرف سے خوش ہو کر فعل سرانجام دیتا ہے لیکن درحقیقت وہ تمام اجر و ثواب سے محروم ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: تو اُن نمازیوں کے لیے ہدایت ہے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں اور جو دکھاوا کرتے ہیں۔ کسی اچھے اور نیک عمل کو محض دوسروں کی خوشنودی کے حاصل کرنے کے لیے کرنا ریاکاری ہے اور اللہ تعالیٰ کو ریاکاری سخت ناپسند ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: بے شک تھوڑا سا دکھاوا بھی شرک ہے۔

(سنن ابن ماجہ 3989)

۲۔ اپنے اردگرد سے ریاکاری کی چند صورتیں بیان کریں اور ان کے نقصانات لکھیں۔

جواب: اگر ہمارے آج کے معمولات اور اعمال پر غور کیا جائے تو ہم لوگ بسا اوقات ریاکاری کے مرتکب ہو رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً مختلف قسم کی تقاریب، قربانی، ولیمہ یا ہمارے کھانے پینے اوڑھنے بچھونے میں ریاکاری کا عنصر نظر آتا ہے۔ ریاکاری کے بہت زیادہ نقصانات ہیں:

1- ریاکاری سے انسان کے دل میں تکبر پیدا ہوتا ہے۔
2- انسان اللہ کے قرب سے دوری اختیار کر لیتا ہے۔
3- انسان کے لباس میں تفاخر پیدا ہوتا ہے۔
4- کینہ اور حسد جیسی منفی صفات پیدا ہوتی ہیں۔

اور اگر ریاکاری حد سے بڑھ جائے تو انسان دوسرے انسانوں کو کم تر کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے جو سراسر خسارے اور گھاٹے کا سودا ہے۔

۳۔ ریاکار اجر و ثواب سے کیوں اور کیسے محروم رہتا ہے مثالیں دے کے وضاحت کریں۔

جواب: ریاکار جب کوئی نیک عمل کر رہا ہوتا ہے چاہے اس میں تھوڑی سی بھی ریاکاری کرے گا تو وہ اجر و ثواب سے محروم رہ جائے گا۔ کیونکہ حضرت شداد بن اوسؓ ایک موقع پر رونے لگے لوگوں کے پوچھنے پر بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا کہ مجھے اپنی امت پر شرک اور چھپی خواہشات کا خوف ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

یاد رکھو میری امت کے لوگ سورج کو نہیں پوجیں گے نہ چاند کو نہ پتھر کو نہ ہی کھلم کھلا بت پرستی کریں گے لیکن لوگوں کے دکھلاوے کے لیے نیک کام کریں گے۔ اور یہ شرک ہے۔

اس کا مرتکب بہت اچھے اعمال کر کے بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے دور ہو جاتا ہے۔

۴۔ آپ اپنی روزمرہ زندگی میں ریاکاری سے کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں؟

جواب: ریا سے بچنے کی بہترین صورت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نیک اعمال کر رہا ہے اور کسی عبادت و اطاعت میں مشغول ہو اور لوگ اس کو عبادت کرتے ہوئے دیکھ لیں تو اُسے چاہیے کہ اس کے اندر مسرت اور خوشی کے جذبات پیدا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کو نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائی جس سے دین کا چرچا ہوگا اور لوگ نیک اعمال کی طرف متوجہ ہونگے اور ہمیں زندگی کے ہر معاملہ میں خلوص اور اخلاص کا دامن تھام کر ریا کاری سے بچنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆

باب پنجم

حسنِ معاملات و معاشرت

حقوق العباد

مشق

سوال نمبر۱: مناسب جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

۱۔ **حقوق العباد سے مراد ہے:**

(الف) اللہ تعالیٰ کے حقوق (ب) ✓ **بندوں کے حقوق**

(ج) عورتوں کے حقوق

(د) مسافروں کے حقوق

۲۔ **مردوں کی عورتوں پر برتری کی وجہ ہے:**

(الف) بطور مرد مضبوط ہونا (ب) زیادہ محنت کرنا

(ج) انتظامی ذمہ داریاں

(د) ✓ **معاشرتی و معاشی ذمہ داری**

۳۔ **مہمان اور مسافر کی خدمت کیوں کرنی چاہیے؟**

(الف) وہ خوش ہوں گے

(ب) لوگ آپ کی تعریف کریں گے

(ج) ✓ **اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی یہی تعلیم ہے**

(د) کبھی ہمارے کام آئیں گے

۴۔ **حضرت ابوطلحہؓ کی میزبانی سے خوش ہوئے:**

(الف) مہمان (ب) صحابہؓ

(ج) بچے (د) ✓ **اللہ اور رسول اللہ ﷺ**

www.downloadclassnotes.com